والدین اور اسلامی تعلیمات

محمد یاسر حبیب

ابھی چند دن پہلے پوری دنیا میں ''فادرز ڈے'' منایا گیا باوجود کوشش کے اس موقع پر کچھ نہیں لکھ سکا، جس کی کئی وجوہات تھیں، لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس موقع پر مختلف حضرات کی طرف سے لکھے گئے مضامین پڑھے، خوشی ہوئی کہ الحمدللہ ابھی ہم میں کچھ دینی اقدار موجود ہیں والدین کی قدر اور ان کا احترام اور عقیدت آج بھی معاشرے میں موجود ہے۔ لیکن میرا یہاں لکھنے کا مقصد کچھ اور ہے ممکن ہے کچھ حضرات اس بات اس اتفاق نہ کریں لیکن بہرحال اپنے نکتۂ نظر کو بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

جہاں تک بات فادرز ڈے کے منانے کی ہے تو ہم یہ فادرز ڈے کیوں مناتے ہیں، شاید اس لیے کہ ہم اس دن کو اپنے والد کے نام پر مخصوص کر کے ان والدین کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے نہایت محترم اور مکرم ہیں اور اسی جذبے کے اظہار کے لیے پوری دنیا میں یہ دن منایا جاتا ہے جہاں تک اسلامی نکتہ نگاہ کی بات ہے تو اسلامی نکتہ نگاہ سے ان دنوں کی کوئی خاص وقعت یا اہمیت نہیں ہے اس لیے کہ اسلام کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ اسلام کسی خاص دن یا خاص وقت کو کسی کے ساتھ مخصوص کرنے کا روادار نہیں بلکہ اسلام کے اپنے پاکیزہ تہوار ہیں جن کے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ نے خوشی کے ساتھ ساتھ بے شمار اجر کے مواقع بھی رکھے ہیں، ایک مسلمان کے لیے آنے والا ہر دن فادرز ڈے اور مدرڈے ہے بشرطیکہ ہم صحیح معنوں میں اس کو سمجھیں۔

اپنی محبت کو کسی خاص دن یا کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کرنا تو ان لوگوں کے یہاں ہوتا ہے جن کے یہاں محبت کا وجود ہی ختم ہو گیا ہو یا پھر وہ لوگ اپنی محبت کو ایک خاص دن کے ساتھ مخصوص کر کے اسے صرف ایک یادبنا دیتے ہیں۔ یقیناً والدین کی اہمیت اور ان کی قدر ومنزلت کا اندازہ ہر ذی شعور مسلمان کو ہے اور بالخصوص دین اسلام نے ان دونوں ہستیوں کے جو حقوق رکھے ہیں اس کا عشرِ عشیر بھی ہمیں کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتا۔ اسلام تو اولاد کو ہر دن یہ حکم دیتا ہے کہ کوئی ایسا طرز اختیار کرو، یا کوئی ایسا عمل کرو جس کو دیکھ کر تمہارے والدین کے دلوں سے تمہارے لیے دعائیں نکلیں، تمہیں دیکھ کر ان کے دلوں کو حقیقی معنوں میں خوشی اور اطمینان حاصل ہو، جس سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے۔

آپ غور کیجئے کہ یہ تمام چیزیں یعنی فادرز ڈے اور مدرڈے وغیرہ ان ممالک سے آئی ہیں جہاں ان رشتوں کا اپنا وجود ہی ختم ہو چلا ہے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سال کے اندر مختلف دنوں کو مختلف ناموں سے منسوب کر دیا ہے، پورے سال میں اس کے علاوہ کسی کو فرصت ہی نہیں ہوتی کہ وہ اس بارے میں ذرا سا بھی سوچے، یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں آپ کو ایسے بے شمار ''اولڈ ایج ہاؤس'' ملیں گے، جن میں آپ کو بکثرت، والدین جیسی محترم ہستیاں ملیں گی جن کی اولاد خود انہیں اس قید خانے میں ڈال کر جا چکی ہے، جن ہستیوں نے زمانے کے حوادث سے بچا کر، اپنا پیٹ کاٹ کے اور راتوں کی نیند حرام کر کے اپنی اولاد کو اس قابل بنایا کہ وہ معاشرے میں ایک مقام حاصل کر سکیں اور عملی معاشرہ کا کارآمد حصہ بن سکیں آج اسی اولاد نے صلہ کے طور پر ان ہستیوں کو ایسے قید خانے میں لا کر ڈال دیا ہے جہاں وہ زندہ تو ہیں لیکن ان کی یہ زندگی موت سے بدتر ہے۔

اس کے برعکس اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟ اولاد پر والدین کے کیا حقوق ہیں؟ اس کا اندازہ آپ خود کیجئے حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے

والدین کی طرف محبت بھری ایک نظر ڈالے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ایک حج مقبول کا ثواب عطاء فرمائیں گے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول للہ اگر کوئی ستر مرتبہ اپنے والدین پر محبت بھری نظر ڈالے تو؟ اللہ کے نبی نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو ستر مرتبہ حج مقبول کا ثواب عطا فرمائیں گے اور فرمایا اللہ تعالیٰ تو اس سے بھی زیادہ دینے پر قادر ہیں۔اسی طرح دوسری حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی والدین کی خوشنودی میں ہے،والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،اسی طرح اگر کسی شخص کے والدین اس سے ناراض ہوں تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوجاتے ہیں اوراس وقت تک ناراض رہتے ہیں جب تک اس کے والدین راضی نہ ہوجائیں یہی نہیں بلکہ والدین کی وفات کے بعد بھی اولاد پر والدین کا حق ختم نہیں ہوجاتا بلکہ اسلام کی تعلیمات تو یہ ہیں کہ والدین کی وفات کے بعدان کے لیے دعائے خیر کرنا اوران کے دوستوں کا احترام کرنا اوران کے ساتھ حسن سلوک کرنا بھی اولاد کا حق ہے،قرآن حکیم میں والدین کے لیے دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ایک حدیث میں آتا ہے انسان کے مرنے کے بعد قبر میں اس کا درجہ بڑھادیا جائے گا وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھے گا کہ پروردگار ایسا کیوں ہوا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تمہارے بیٹے نے تمہارے لیے دعا کی تھی!۔اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا یارسول اللہ کیا والدین کی وفات کے بعد بھی والدین کا مجھ پر کوئی حق ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! ان کی نماز جنازہ پڑھنا،ان کے لیے استغفار کرنا،ان کے عہد کو پورا کرنا اوران کے دوستوں کا اکرام اوران کے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرنا۔روایات میں آتا ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت ابن عمرؓ کو ایک صاحب راستے میں ملے،حضرت ابن عمرؓ نے انہیں سلام کیا اور ان کو اپنے ساتھ گدھے پر سوار کرلیا اوراپنے سر پر باندھا ہوا عمامہ انہیں دے دیا،کسی نے ان سے یہ سب کرنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا ان کے والد میرے والد کے دوست تھے اور حدیث میں ہے کہ انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اس لیے کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بھی ایک نیکی ہے۔والدین کی نافرمانی کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا گیا۔

اسی طرح کی اور بہت سی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں والدین کے اولاد پر کیا حقوق ہیں،لہٰذا یہ کہنا قطعاً بے جانہ ہوگا کہ موجودہ دور میں جو یہ رسم چل نکلی ہے کہ کسی چیز کو کسی خاص دن کے ساتھ مخصوص کردینا یہ اسلام کی تعلیمات کی منافی ہے،اسلام تو اولاد کو ہر لحظہ یہ حکم دیتا ہے کہ کوئی ایسا عمل اختیار کرو جس کی وجہ سے تمہارے والدین کے دل سے تمہارے لیے دعا خیر جاری ہو تاکہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے راضی ہو اور تمہاری دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی اچھی ہو۔

آخر میں اتنی بات ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم میں سے جن حضرات کے والدین موجود ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کی قدر کریں ان کی خدمت کریں اس لیے کہ دنیا کا ہر رشتہ آپ کو دوبارہ مل سکتا ہے لیکن والدین جیسی ہستیاں اگر ایک بار دنیا سے چلی جائیں تو ان کا متبادل کوئی نہیں ہوسکتا اسی طرح جن کے والدین اس دنیا میں موجود نہیں ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اپنے والدین کے لیے دعائے خیر کریں ان کی طرف سے صدقہ خیرات کریں اور نیک اعمال کریں کیونکہ حدیث میں آتا ہے انسان جب دنیا سے چلا جاتا ہے تو تین چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر اس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے جن میں سے ایک اولاد صالحہ یعنی نیک اولاد ہے جو اس کے لیے دعائے خیر

کرتی رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اپنے والدین کا فرمانبردار بنائے

،آمین۔myasirhabib@hotmail.com